

## تعارف و تبصرہ

كتاب الفقه على المذاهب الاربعه

مصنف: عبدالرحمن الجزيري

مترجم: منظور احسن عباسی

ناشر: شعبہ مطبوعات حکمہ اوقاف پنجاب، لاہور

صفحات: ۳۹۳

قیمت: ۳۵ روپے

اختلاف الفقهاء کے نام سے مذاہب اربعہ پر کتابیں لکھنے کا رواج تیسرا صدی ہجری سے چلا آرہا ہے۔ امام طبری، طحاوی، ابن رشد، محمد بن عبدالرحمن دمشقی کی تصانیف اس موضوع پر معروف ہیں۔ امام طبری اختلافی سائل کے علاوہ کہیں کہیں اجتماعی سائل کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ تاہم عبدالرحمن الجزيري (متوفی ۱۳۶۰ھ) کی شہرہ آفاق کتاب الفقه على المذاہب الاربعة اپنے موضوع پر ایک اہم اور جامع کتاب ہے۔ مصنف نے اس میں نہایت تفصیل سے مختلف فقہی موضوعات پر ائمہ اربعہ کا مسلک اور دلائل بیان کئے ہیں۔

اصل کتاب میں بظاہر یہ خاصی نظر آتی ہے کہ مصنف ائمہ اربعہ کا مسلک اور دلائل بیان کرتے ہوئے اصل مأخذ کا حوالہ نہیں دیتے۔ اس لحاظ سے اس کتاب کی حیثیت فقه اسلامی میں ثانوی مأخذ کی ہے۔

حکمہ اوقاف پنجاب نے اس کتاب کا اردو ترجمہ شائع کرکے اردو زبان کے فقہی ادب میں ایک قابل قدر اضافہ کیا ہے۔ اس سے قبل اس کی دو جلدیں کا ترجمہ شائع کیا جا چکا ہے۔ اور یہ تیسرا جلد ہمارے سامنے ہے۔

فني کتابوں کے ترجمہ کے سلسلہ میں یہ بات نہایت اہمیت رکھتی ہے کہ مترجم نہ صرف دونوں زبانوں پر عبور رکھتا ہو بلکہ اس فن پر بھی اس کو سہارت ہو جس سے اصل کتاب میں بحث کی گئی ہے۔

ہم نے اردو ترجمے کا اصل کتاب سے مقابلہ کیا۔ اور یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوا کہ ایسی اہم فنی کتاب کا ترجمہ بڑی بے احتیاطی اور عجلت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اردو زبان اور محاورے کی خامیوں کے علاوہ بعض مقامات پر ترجمہ کے سبب اصل عبارت کا مفہوم ہی بدل گیا ہے۔ کہیں کہیں ترجمہ چھوٹ بھی گیا ہے۔ تبصرہ نگار کے لئے یہ سمکن نہیں کہ ترجمہ کو اصل سے بالاستیعاب سلا کر دیکھ سکے۔ تاہم جستہ جستہ مقامات کا مقابلہ کرنے کے بعد جو خاصیاں نظر آئیں وہ یہ ہیں :

فاما شرکة الملك فهى عبارة عن ان يمتلك شخصان فاكثر عيناً من غير عقد الشركۃ

ترجمہ : شرکت ملک یہ ہے کہ دو یا زیادہ اشخاص کسی امر میں بغیر کسی معاہدے کے شریک ہوں (ص ۱)

عیناً کا ترجمہ کسی امر میں کیا گیا ہے، حالانکہ دوسری جگہوں پر مترجم نے خود اس کا ترجمہ شے یا چیز سے کیا ہے۔ شے اور امر دو مختلف مفہوم ہیں اور فقہی اصطلاح میں عین امر کے مفہوم میں مستعمل نہیں ہے۔ علاوہ ازین من غیر عقد الشرکۃ کا ترجمہ بغیر کسی معاہدے کے کیا گیا ہے جو درست نہیں۔ نیز ان یتملک کا ترجمہ ہی نہیں کیا گیا۔ اس طرح عبارت کا مفہوم کچھ کچھ ہو گیا ہے۔

صحیح ترجمہ یہ ہو گا :

شرکت ملک یہ ہے کہ دو یا زیادہ اشخاص بلا معاہدہ شرکت کے کسی چیز کے مالک ہوں۔

و ابا شرکة العقود فہی عبارہ عن العقد الواقع بین اثنین فاکٹر للاشتراك  
فی مال و ریجہ

ترجمہ : اور شرکت عقود یہ ہے کہ دو یا زیادہ اشخاص باہمی معاہدے  
کے ذریعہ کسی مال یا اس کے منافع میں شرکت کریں (ص ۱)۔  
اس عبارت میں و کا ترجمہ یا کیا گیا ہے، حالانکہ اور ہونا چاہئے۔  
اس غلطی اور دوسری اغلاظ کی وجہ سے عبارت کا مفہوم ہی بدل جاتا ہے۔

صحیح ترجمہ یہ ہوگا :

شرکت عقود اس معاہدے کو کہتے ہیں جو دو یا زیادہ اشخاص کے  
دریان کسی مال اور اس کے نفع میں شریک ہونے کے لئے کیا جائے۔  
شارکت فی کذا

ترجمہ میں آپ کو اس معاملہ میں شریک کرتا ہوں (ص ۱)  
مسارکت کے معنی ساتھ شریک ہونے کے ہیں نہ کہ شریک کرنے کے،  
صحیح ترجمہ یہ ہوگا : میں آپ کے ساتھ اس معاملہ میں شریک ہوا۔  
کاختلال شعیر بقمح او ارز بشعیر

ترجمہ : جیسے جو اور گندم یا چنے اور جو کی آسیزش (ص ۲)  
ارز کے معنی چاول ہیں نہ کہ چنا۔

و رکن شرکةالملک اجتماع النصيبيين، فمی اجتماع نصیب شخص سع  
نصیب آخر تحفقت شرکةالملک  
ترجمہ : اور ملکیت میں شرکت کی بنیاد دونوں کے حصوں کا باہم  
جمع ہونا ہے - یہی شرکت ملک ہے (ص ۲)

یہ ترجمہ اجتماع النصيبيين تک کی عبارت کا ہے۔

اس سے اگلی عبارت فمی اجتماع سے شرکةالملک تک کا ترجمہ رہ گیا ہے۔

اذا اشتراك اثنان في سلك ارض زراعية

ترجمہ: جب دو اشخاص کسی اراضی کے مشترک مالک ہوں (ص ۲) ارض زراعیہ کا ترجمہ زرعی اراضی یا زرعی زمین ہونا چاہئے تھا۔ فاذا قتل الصبی خطأ کان وقعت عليه حائط يعمل فيها كانت ديته على عاقلة المستاجر، وعلى المستاجر الاجر الذي استحقه المقتول

ترجمہ: اور اگر نادانستگی میں وہ ہلاک ہو گیا، مثلاً کسی دیوار پر کام کر رہا تھا اور وہ گرنگی تو اس کا خون بہا (یا جسمانہ) کام پر لگانے والے پر ہوگا اور متوفی کی جو مزدوری ہوگی اسے ادا کرنا ضروری ہوگا۔ (ص ۵۹) اصل عبارت میں دیت اور اجرت دو علیحدہ علیحدہ اشخاص ادا کریں گے۔ دیت یا خون بہما مستاجر کے عاقله (باپ کی طرف کے رشتہ داروں) پر ہے، اور مزدوری مستاجر کے ذمے ہے۔ ترجمہ میں لفظ عاقله کا ترجمہ چھوڑ کر دونوں کو ملا دیا گیا ہے۔ جس سے پوری عبارت کا مفہوم ہی بدلتا گیا۔ صحیح ترجمہ یہ ہوگا۔

اگر نادانستگی میں وہ لڑکا ہلاک ہو گیا، مثلاً کسی دیوار پر وہ کام کر رہا تھا، وہ اس پر گرنگی تو اس کا خون بہا کام پر لگانے والے کے ان رشتہ داروں پر ہوگا جو اس کے باپ کی طرف سے ہوں۔ اور متوفی کی مزدوری جس کا وہ مستحق تھا کام پر لگانے والے کے ذمہ ہوگی۔

و منها ان يكون الشي' المستاجر مقدورا على تسليمه۔

ترجمہ: ایک اور شرط یہ ہے کہ جس بات کا معاہدہ کیا گیا ہے اس پر عمل درآمد کی قدرت حاصل ہو (ص ۵۹)

الشي' المستاجر کا ترجمہ جس بات کا معاہدہ کیا گیا ہے درست نہیں۔ نیز تسلیم کا ترجمہ عمل در آمد صحیح نہیں۔

صحیح ترجمہ یہ ہوگا :

اور ان میں سے ایک اور شرط یہ ہے کہ جس چیز کو کرایہ پر لیا جائے اس کے (کرایہ دار کو) سپرد کرنے پر قدرت حاصل ہو۔

لَمْ يَنْهَا إِنْ شَرِعَ فِي حُكْمِ الْمُمْتَنَعِ حَقْيَةً ص ٦٠ پر اس عبارت کا ترجمہ چھوٹ گیا ہے ۔

وَمِنْهَا إِنْ تَكُونَ الْمَنْفَعَةُ لَهَا قِيمَةٌ مَقْصُودَةٌ عِنْدَ الْعَالَمِ :

ترجمہ : ایک شرط یہ ہے کہ اجرت پر جو کام لینا ہے اس کی کوئی مقصودی حیثیت ہو (ص ٦٠)

ترجمہ مکمل اور درست نہیں ہے

صحیح ترجمہ یہ ہوگا :

اور ایک شرط یہ ہے کہ اہل دانش کی نظر میں اس منفعت (جو اجرہ سے حاصل ہوتی ہے ہو) کا کوئی فائدہ مقصود ہو (بیکار و بے فائدہ منفعت کا اعتبار نہیں ) ۔

وَإِنْ لَمْ يَنْصُفْ فِي الْعَدْلِ :

ص ٦٠ پر اس عبارت کا ترجمہ چھوٹ گیا ہے

فانہ یشرط ان بیین الموضع الذی یستلزم فیہ الموجر اجرته ۔

ترجمہ : یہ بتانا ہوگا کہ فلاں مقام پر کرایہ دار اسے حوالہ کرے گا (ص ٦٠)

اس عبارت میں یشرط، یستلزم اور اجرته کا ترجمہ چھوٹ گیا ہے ۔ صحیح ترجمہ یہ ہوگا ۔

پس شرط یہ ہے کہ وہ (زبین کا سالک جو کرایہ پر دے رہا ہے) اس

مقام کی وضاحت کرئے جہاں مالک (زین کرایہ پر دینے والی) کو اس کی اجرت ادا کرنا ضروری ہو۔

موجر کا ترجمہ کرایہ دار صحیح نہیں ہے۔

و ذلك هو الرَّكْنُ الَّذِي تتحققُ بِهِ الْوِدْعَةُ۔

ترجمہ: اور یہی رکن (ایجاب و قبول) ہے جس سے کار و دیعت کا تحقق ہوتا ہے (ص ۳۰۹)۔

اس ترجمہ سے بہتر تھا کہ اصل عربی عبارت ہی لکھدی جاتی۔  
صحیح ترجمہ یہ ہوگا۔

اور یہی وہ رکن ہے جس سے امانت رکھنے کا معاملہ انجام پاتا ہے۔

صحت ترجمہ کا اندازہ کرنے کے لئے یہ چند مثالیں کافی ہیں۔ ہماری رائے میں پوری کتاب پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں یہ خامیاں دور کر دی جائیں گی۔ اور ترجمہ زیادہ احتیاط سے کیا جائے گا۔

پیش لفظ میں کتاب کی افادیت اور اردو ترجمہ شائع کرنے کی ضرورت

پر علماء اکیڈمی کے ڈائرکٹر محمد یوسف گورایہ صاحب نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس مفید علمی کارنامے پر علماء اکیڈمی اوقاف پنجاب قابل مبارکباد

- ۶ -

کتابت، طباعت، کاغذ اور جلد دیدہ زیب ہیں۔ تاہم کتاب کی قیمت غیر معمولی ہے۔

(احمد حسن)

